ہندوستان کو حدیث پر عمل کرنے والے وہابی نہین
(لایق توجہ گورنمنٹ واعیان مذہب)

نمبر (۱)

منجملہ اُن الفاظ غیر مہذبانہ کی (جو بحث وتکرار مین ناانصاف مجادلین ایک دوسری کو کہدیتی ہین جن سے بضمن نمبر ۱۲ جلد ۴ مضمون (مناظرات مذہبی) مین ہم بدلایل رد کر چکی ہین۔ ایک لفظ وہابی ہی جو قرآن وحدیث پر عمل کرنیوالون کو انکے مخالف کہدیتی ہین اور درحقیقت وہ اس لفظ کی مصداق اور وہابی نہین ہین۔

اُنکو وہابی کہنا ایسا ہی جیسا انکا اپنے مخالفین کو بدعتی اور مشرک کہنا۔ اور بعض اہل سنت کا شیعہ کو رفضی کہنا۔ اور بعض اہل تشیع کا سنیون کو ناصبی یا خارجی کہنا ہی مگر حقیقت وانصاف کی نظر سے دیکھا جاوی تو یہہ بہی الفاظ والقاب غالباً بیجل استعمال کیئے جاتے ہین۔ نہ اہل سنت بدعتی یا خارجی ہین۔ نہ اہل تشیع رفضی۔ نہ اہل حدیث ہندوستان کے وہابی۔

بطور سب وشتم یا بطور حکم وافتا کسیکو کافر یا مشرک یا بدعتی بیدین کہدینا دوسرا امر ہے (جسکا بیان حکم اس مقام مین ہمارا مقصود نہین ہی اس بیان کے لیئے ایک اور مضمون بعنوان (کفر وکافر) عنقریب شایع ہونیوالا ہے) مگر کسیکا کوئی مذہبی لقب مقرر کرنا اور اسکو اس نام سی مخاطب کرنا تب ہی مناسب وزیبا ہی جبکہ وہ اس لقب کو اپنے لیئے پسند کری اور اس نام سی اپنے اہل مذہب کو پکارتا ہو اور جو کوئی کسی لقب ونام کو اپنے لیئے پسند نکرے اور اُس سے تبری وتحاشی ظاہر کری اسکو اس نام سی پکارنا اور وہ اُسکا مذہبی لقب مقرر کرنا مناسب نہین ہی۔ اور نہ وہ اُسکا مذہبی لقب ہو سکتا ہی۔

بناءً علیہ اہل سنت جو بدعت سے بیزار ہیں اور ماانا علیہ واصحابی کو اپنا اشعار رکھتے ہیں بدعتی کہنا اور اہل تشیع کو جو رفض سے محترز ہیں رافضی کہنا اور سنیون کو جو حب اہل بیت کو جزو ایمان جانتے ہیں ناصبی کہنا اور اہل حدیث کو جو وہابیت سے تبری و تحاشی کرتے ہیں وہابی کہنا اہل انصاف کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے اس مقام میں شیعہ و سنی کی باہمی زشت خطابی سے بحث مقصود نہیں بلکہ صرف اہل سنت کے دو فرقے (جن میں ایک فریق اپنے مخالف کو وہابی کے نام سے پکارتا ہے دوسرا اسکو بدعتی کے نام سے یاد کرتا ہے) کے باہمی ناملایم خطاب و تنابز بالالقاب سے روکنا مدنظر ہے ۔

پس اولاً اپنے بھائی موحدین متبعین سنت سید المرسلین کی خدمت میں ناصحانہ التماس ہے کہ اپنے اخوان دین اہل سنت و جماعت کو جو بعض فروع میں انسے اختلاف رکھتے ہیں اور اصول عقاید میں انسے متفق ہیں سنت و حدیث کو مانتے ہیں بدعت کو برا جانتے ہیں صرف ارتکاب بعض بدعات کے سبب (جو ناواقفی یا تاویل کی وجہ سے انسے سرزد ہوتی ہیں) بدعتی لقب مقرر کرنا اور دایرہ اہل سنت و جماعت سے خارج سمجھنا چھوڑ دیں ۔ اور اس باب میں حضرت مولانا محمد اسمعیل دہلوی علیہ الرحمۃ (جنہون نے اس ملک ہند میں سنت کو بدعت سے ممیز کیا ہے اور توحید و اتباع کا طریق مشہور عام کیا ہے) کے قول کو ملاحظہ فرماویں ۔ آپنے بیسیون امور کو جو اہل سنت زمانہ حال میں معمول و مروج ہیں بدعت ٹھہرایا ہے ۔ و مع ذلک یہہ بھی فرمایا ہے کہ ہمارے ان باتون کو بدعت کہنے سے کوئی انکے مرتکبین کو جو اہل سنت کہلاتے ہیں بدعتی نہ کہدے اور انکو دایرہ اہل سنت سے خارج نہ کر دے ۔ اسکی وجہ وہی ہے

* جس سے خدا تعالی نے اس آیۃ سورہ حجرات میں منع فرمایا ہے ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظلمون یعنی ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو (ایسا کرنا فسق ہوتا ہے) اور مومن ہو کر فاسق نام رکھنا برا ہے جو (اس سے) توبہ نکریگا وہ ظالم ہے ۔

جو ہم نے بیان کی ہے ورنہ قاعدہ مشہورہ قیام مبدء حمل مشتق کا موجب ہوا کرتا ہے
اُنپر کسی اور اہل علم پر مخفی نہین ہے آپ کتاب ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت
القبیح چھاپہ قدیم دہلی کے صفحہ ۵۹ مین فرماتے ہین مسئلہ سادسہ باید دانست کہ
ہرچند در شرع شریف بسیاری از افعال و اقوال و اخلاق از شعب کفر و نفاق شمردہ
اند اما از اطلاق لفظ کافر و منافق بر شخصی خاص ہمین متبادر میشود کہ عقیدۂ
کفر و نفاق میدارد و ہمچنین باید فہمید کہ ہرچند ہزاران ہزار امور از قسم بدعات
کہ پارہ از آن بطریق نمونہ درینمقام ذکر کردہ شد۔ اما از اطلاق لفظ مبتدع یا صاحب
بدعت بر شخصی خاص ہمین معنی فہمیدہ میشود کہ شخص مذکور عقیدہ بدعت میدارد
پس بنا برآنکہ ایں اقسام باقیہ از بدعۃ حقیقیہ و جمیع اقسام بدعۃ حکمیہ مرتکب آنرا مبتدع
و صاحب بدعت نتوان گفت پس چنانکہ از معدود کردن بعضی[۲] افعال و اقوال و خلاق
از شعب کفر و نفاق مقصود ہمین ست کہ سامعین از آن اجتناب نمایند نہ آنکہ آنچہ در
قرآن مجید از احکام کفار و منافقین از قسم قتل[۳] و نہب و سبی و ترقیق و وضع جزیہ کہ
درحق کفار وارد شدہ و حرمت صلوٰۃ جنازہ و ممنوعیت زیارت قبور ایشان و نہی
از استغفار برائے اموات ایشان کہ درحق منافقین وارد شدہ بر صاحب افعال
اقوال و اخلاق مذکورہ مطلقًا اجرا باید کرد۔ ہمچنین از تعداد اقسام بدعۃ درین
مقام مقصود ہمین ست کہ سامعین از جمیع اقسام مذکورہ اجتناب نمایند و راہ
سنت خالصہ اختیار کنند نہ آنکہ آنچہ در حدیث شریف از احکام مبتدعین وارد گشتہ
از قسم حبط اعمال ایشان و حرمت توقیر ایشان و اجتناب از عیادت ایشان و احتراز از
مجالسہ و مخالطت ایشان و ممنوعیت ابتداء و مصافحہ در کلام و سلام با ایشان بہر کہ

[۲] چنانچہ اُن افعال و اقوال کی تفصیل مضمون (کفر و کافر) مین ہوگی۔ انشاء اللہ تعالی۔
[۳] اُن ہی شروط سے اور اُن ہی لوگون کے حق مین جنکی تفصیل نمبر ۶ و ۵ و ۹ جلد ۲ و نمبر ۱ جلد ۳ [illegible]
اشاعۃ السنۃ مین ہوچکی ہے۔ اور بعض شروط کی تفصیل اس مضمون مین بھی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالی۔

وہ بجز اہل سنت یا اہل حدیث یا جو اسکے معنی مین ہو کچھہ کہلانا نہین چاہتے اور اپنے لیے وہابی لقب و نام کو پسند نہین کرتے بلکہ اسکو اپنے حق مین طعن و توہین و دشنام سمجھتے ہین اور اس سے کمال تنفر و استنکاف و انکار رکھتے ہین۔

اس استنکاف و انکار پر انکو کئی وجوہات باعث ہین از انجملہ ایک بڑی بھاری وجہ (جسکی طرف ہم اس مضمون مین اپنی دور اندیش گورنمنٹ کو توجہ دلانا چاہتے ہین) یہہ ہے کہ لفظ وہابی (گو لغت یا مذہب کے رو سے کچھہ ہی معنی رکھتا ہو) ایک مدت سے گورنمنٹ انگریزی سے بغاوت کرنیوالے کے معنی مین استعمال کیا جاتا ہے اور ان ہی معنی کو بعض لوگون نے اکثر افسران گورنمنٹ کو خیال مین جما کر انکو زمرہ اہل حدیث کی طرف سے بدظن کر رکھا ہے اور چونکہ اہل حدیث ہند ان معنی کا اثر و نشان اپنے گروہ مین نہین دیکھتے اور بغاوت گورنمنٹ کو جسکے ظل حمایت مین امن و آزادی سے بسر کرتے ہین اپنے مذہب و اعتقاد مین ناجائز جانتے ہین۔ اس لیے وہ اس لفظ کو اس معنی کر اپنے حق مین استعمال کرنا دشنام و توہین خیال کرتے ہین اور اس سے استنکاف و انکار اپنا مذہبی اور ملکی فرض سمجھتے ہین جیسے ہر کوئی شریف نیک معاش لفظ مفسد و بدمعاش کو اپنی نسبت اطلاق ہونیکو دشنام و توہین سمجھتا ہے اور اس سے احتراز و انکار اپنا دنیاوی و شریفانہ فرض جانتا ہے۔

اسوجہ کے منجملہ چند وجوہات کے جو اس انکار پر انکو باعث ہین۔ اہل اسلام خصوصاً اہل حدیث کے ایک جلیل القدر رئیس و پیشوا سید محمد صدیق حسن خان بہادر نواب ریاست بھوپال نے (جنکو قصوی درجہ عروج دین و دنیاوی کے علاوہ گورنمنٹ انگلشیہ مین بھی پورا قرب و اعتبار حاصل ہے اور انکا گورنمنٹ اور ملک کے لیے خیرخواہ ہونا انکی عمدہ اور نمایان کارروائیون سے ثابت ہو کر

ثابت رہیگا۔ انکو ضرر نہ دیگا جو انکو رسوا کرنا چاہیگا یہانتک کہ قیامت کا وقت آئیگا

علی ابن مدینی نے کہا کہ یہہ حدیث والے لوگ ہین

جیسے جنگ کابل مین روپیہ اور فوج سے مدد دینا (۲) سال تک سرکاری فوج متعینہ چھاؤنی سیہور (جو [illegible]